قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ط

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت

(سورۃ شوریٰ، آیت 23)

کتاب الفضائل

ذِکرِ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فضائل، مناقب اور پیغام

تالیف

سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر

نور الہدیٰ فاؤنڈیشن

گلشنِ سعید مانانوالہ فیصل آباد

بَسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيْم

مَـوْلَایَ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ
مُـحَـمَّـدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْـفَـرِیْـقَیْـنِ مِـنْ عُرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب.......................................ذکر سیدنا حضرت امام حسین ♦

تالیف..پیر سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب

ترتیب وتدوین...............................محمد افضال سعیدی

نگران طباعت...............................ڈاکٹر منظور احمد

اشاعت اول................................ 2011ء

کمپوزنگ.................................. ایم خالد اقبال

ٹائٹل ڈیزائن.................................. کلیم دفتر کتابت

مطبع.. حزب الاسلام پرنٹرز فیصل آباد

تعداد...1100

ہدیہ... 40روپے

شعبہ تحقیق وتصنیف...................................

ناشر.. نورالہدیٰ فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

مدحتِ سید حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اللہ اللہ سید حسینؓ راکبِ دوشِ رسول　　ابن حیدرؓ، سیدہ زہراؓ کے یہ پھول
مرحبا مرحبا اے سید شباب اہل الجنۃ　　سلامِ عجز ہمارا بھی ہو قبول
اپنی قسمت پہ ناز کیوں نہ کروں　　ہیں سردار ہمارے ابن طاہرہ بتولؓ
فقرو غنا، صبرو رضا، جودو سخا کے امام　　عطائیں کریں ایسی بے حد و بے مول
نہیں ان سا نہیں کوئی زمانے میں　　ہیں عالی نسبی جگر گوشہ رسول
زہے قسمت ہے سرمہ میری آنکھوں کا　　آپ کے قدموں کی نورانی دھول
ہوں غلامِ اہل بیت کہہ رہا ہوں برملا　　ہوتا ہے مجھ پہ ہر سو رحمتوں کا نزول
جس دل میں نہیں ہے یارو، محبتِ اہل بیت　　ایمان ہے اس کا نامکمل وہ زندگی فضول
روزِ حشر کو جب شدت کی ہو گی پیاس　　کوثر کے مالکو! جانا نہ ہم کو بھول

کیا کرے زاہد مدحتِ سید حسنین دوستو
دہن میں ایسی زبان نہیں عقیدت بھرے ہیں پھول

منظور احمد زاہد دھول

سرِ آغاز

ذکر اہل بیت اطہار جزوِ ایمان اور محبت اہل بیت ایمان کامل کی مستند دلیل ہے۔ سیدنا حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما گلشنِ نبوت کے ایسے صدا بہار پھول ہیں جن کی مہک نے دین اسلام کو تر و تازگی اور نئی زندگی بخشی ہے۔ دونوں شہزادگان بتول رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکمل تصویریں۔

ادارہ نور الہدیٰ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ہونے والی پانچویں سالانہ پیغام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کانفرنس کے موقع پر ''ذکر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ'' کتاب کی اشاعت کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں فضیلت اہل بیت بیان کی گئی ہے خصوصاً حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کا مستند باحوالہ روایات سے تذکرہ کیا گیا ہے۔

حضور قبلہ پیر طریقت سید محمد سعید الحسن دامت برکاتہم العالیہ بانی وچیئرمین ادارہ کی بے پناہ تبلیغی مصروفیات کی بنا پر آپ کا تحریر و تصنیف کا کام سست رفتاری کا شکار تھا۔ ادارہ کے شعبہ تحقیق و تصنیف نے اس جانب خصوصی توجہ کی اور چند کتب ورسائل شائع کئے کچھ مسودہ جات تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ جناب محمد افضال سعیدی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ جن کی کاوشوں سے قبلہ شاہ صاحب کی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے موضوع پر خطابات کی ترتیب و تدوین کا حسین گلدستہ ''ذکر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ'' قارئین کو میسر آیا۔ جسے پڑھ کر یقیناً اہل ایمان قلبی راحت وفرحت محسوس کریں گے۔

کتاب کے آخر میں بعنوان ''پیغام حسین رضی اللہ عنہ'' قارئین کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے کہ نواسۂ رسول اور باوفا جانثار شہیدانِ کربلا کے خون کی رنگینی امت مسلمہ کو کیا پیغام دے رہی ہے، وابستگان نور الہدیٰ فاؤنڈیشن اور ہر غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ عالمِ اسلام دشمن طاقتوں کے عزائم سے آگاہ رہیں ان کے ناپاک عزائم کو خاک آلود کرنے کیلئے پیغام حسین رضی اللہ عنہ کو پیش نظر رکھیں تا کہ امت مسلمہ سربلندی وسرفرازی کا مقام حاصل کرلے۔

خاک پائے اہل بیت اطہار

ڈاکٹر منظور احمد

تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا ہاں مگر میری آل سے محبت کرو۔

دراصل ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کی بھلائی اور ان کے ایمان کی سلامتی کی خاطر ہی اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں تا کہ میرے اُمتی مجھ سے اور میری آل سے محبت کے سبب جہنم سے بچ کر جنت کے حقدار بن جائیں اور قربان جائیے خالق کائنات کی اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کے، کہ جنت کا مالک ومختار ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کو بنا دیا ہے۔ آلِ نبی سے پیار کرنا محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دلیل ہے اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدائے لم یزل کی رحمتوں کے نزول کی دلیل ہے۔

اہل بیت اطہار سے محبت اسلام کے دیگر فرائض کی طرح فرض کر دی گی ہے۔

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا کہ تم سے صرف قرابت کی محبت مانگتا ہوں تو یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ قرابت کیا ہے؟ وہ کون لوگ ہیں جن سے محبت ہم پر واجب کردی گئی ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری قرابت میں علی ہیں، فاطمہ ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور اُن کے دونوں بیٹے حسن وحسین ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

☆......حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے دراں حالیکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاؤوں کی نقش بنے ہوئے تھے۔ حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔''اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا'' اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی آلودگی دور کردے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔'' (مسلم، ابن ابی شیبہ)

☆...... ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسن، حسین علی اور فاطمہ سلام اللہ علیہم پر چادر پھیلائی اور فرمایا:

اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں، ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں اچھی طرح پاکیزگی وطہارت سے نواز دے۔'' (طبرانی)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیہ کریمہ تَعَالَوْ نَدْعُوْ اَبْنَاءَ وَ اَبْنَاءَکُمْ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کیا اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ اے اللہ تعالیٰ! یہ میرے اہل بیت ہیں (صحیح مسلم)

اہل بیت سے محبت جزوِ ایمان ہے۔ اس کا تعلق کسی خاص فرقہ ومسلک سے نہیں بلکہ ہر مسلمان کے ایمان کی سلامتی کا تعلق محبت اہل بیت سے جڑا ہوا ہے بصورت دیگر ایمان کامل نہیں۔

☆...... دیلمی نے ابوسعید نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب فرماتا ہے جس نے مجھے میری اولاد کے حق میں ایذا دی۔ اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جو میرے بعد میری اہل بیت کے ساتھ بھلائی کرے اور ابن عسا کر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اہل بیت کے ساتھ احسان کیا میں اُس

کو قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا۔

اور ابن عدی اور دیلمی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے صراط پر وہ شخص زیادہ ثابت قدم ہوگا جس کی میری اہل بیت اور اصحاب کے ساتھ زیادہ محبت ہوگی۔ (از مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ)

خدایا بحق بنی فاطمہ   کہ برقول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی در قبول   من و دست و دامانِ آلِ رسول

☆...... حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

میرے اہل بیت کی مثال تم میں اس طرح ہے جیسے سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی تھی جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا، جو پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔ (رواہ احمد)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے متعلق فرماتے ہوئے سنا جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے۔ (مجمع الزوائد)

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے محبت کی اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔ (نسائی)

☆...... حضرت رز بن جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر ان دونوں حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے محبت رکھنا واجب ہے۔ (ابن ابی شیبہ، بیہقی)

قرآن مجید فرقانِ حمید اور ارشادات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ایمان اور اہلِ بیت کی محبت لازم وملزوم ہے اسی لئے ایمان والے ذکر اہل بیت اطہار سے اپنے ایمان کو حلاوت بخشتے ہیں۔ اور یہ محبت کے تقاضوں میں سے ہے

کہ محبوب کا ذکر کثرت سے کیا جائے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہ وسلم کے محبوب ہیں لہٰذا کسی بھی ایمان والے کا دل ذکر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغیر قرار نہیں پاتا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں وفاشعار رفقاء کے ہمراہ اپنے لہو سے جس طرح شجر اسلام کی آبیاری کی اور مرتبہ شہادت پایا وہ شہادت نہ صرف داعیان حق وصداقت کیلئے رہتی دنیا تک نشان راہ ہے بلکہ اس قدر مشہور ومقبول ہوچکی ہے کہ اب قیامت تک ذکر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت میں حب اہل بیت دلوں میں جاگزیں ہوتی رہے گی۔

ذکرِ امامِ حسین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ:

سیدنا امام حسین بن علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسم گرامی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہ وسلم نے حضرت ہارون علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے شبیر کے نام پر رکھا کہ اس کا عربی ترجمہ حسین بنتا ہے۔آپ علیہ السلام کی کنیت ابوعبداللہ،اور القابات زکی،شہید اعظم، سید شباب اہل الجنتہ،سبط الرسول،ریحان الرسول مشہور ہیں۔

☆...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآ لہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔میں نے ان دونوں یعنی حسن وحسین کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔(طبرانی)

☆...... حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔(ابن ابی شیبہ)

☆...... عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں پہلے کبھی نہیں رکھے گے تھے۔

(اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ،الصواعق المحر قہ)

ولادت باسعادت:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت [illegible] یا [illegible] شعبان المعظم [illegible] ھ بروز شنبہ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بڑے بھائی شہزادہ حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گیارہ ماہ دس دن بعد زینت بخش عالم ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسے کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے محبت وشفقت سے گود میں اُٹھایا، کانوں میں اذان واقامت کہی اور تحنیک فرمائی۔

پھر ساتویں دن دو مینڈھے ذبح کر کے عقیقہ کیا۔

☆...... حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پیدا ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود ان کے کانوں میں اذان دی۔ (المسند، مجمع الزوائد، طبرانی)

☆...... حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر ان کے کانوں میں اذان دی۔ (المستدرک)

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے دو دنبے عقیقہ کے لیے ذبح کیے۔ (طبرانی، المسند)

☆...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کیے۔ (نسائی)

☆...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقہ کیا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

☆...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینہ سے

سر تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ تھے اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینہ انور سے پاؤں مبارک تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ تھے۔ (جامع ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ (عسقلانی)

جبرائیل امین کا پیام مبارک وتعزیت:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت پر روح الامین علیہ السلام بحکم ربّ العالمین جل شانہ پیام مبارک کے ساتھ ساتھ تعزیت بھی لائے کہ شہزادہ صاحب کا وہ گلوئے نازک کہ جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیار سے بوسے دے رہے ہیں، میدان کربلا میں تیغ جفا سے کاٹا جائے گا۔ اس خبر وحشت اثر سے رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت غمزدہ ہوئے اور فرمایا۔ **رضینا لقضآءِ اللّٰہ** ہم اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر پر راضی ہیں۔'' پھر یوں دعا فرمائی۔ **اللّٰھم اعط الحسین صبرا و اجرًا** اے میرے اللہ (میرے حسین علیہ السلام کو صبر اور اجر عطا فرما)

خواب کی تعبیر:

حضور پُر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چچی محترمہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حضرت اُم الفضل بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے ایک نہایت ہی پریشان کن خواب دیکھا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خواب دیکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ بہت شدید ہے جس کے بیان کی جرأت نہیں۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکرر دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسم انور کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (مسکرائے اور) فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔

اس کی تعبیر یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں کھیلے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے اور حضرت اُم الفضل کی گود میں دیئے گئے۔ حضرت اُم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں شہزادہ حسین علیہ السلام ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کیا ہوا؟ تو فرمایا کہ جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ میری اُمت میرے اس فرزند کو شہید کردے گی۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو؟ فرمایا ہاں اور میرے پاس اس کے مقتل کی سرخ مٹی بھی لائے۔ (رواہ بیہقی فی دلائل النبوۃ)

شہادت کی شہرت:

جیسا کہ گذر چکا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع ولادت باسعادت کے ساتھ ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہوگئی تھی پھر یہ خبر صحابہ کرام واہل بیت عظام میں بھی پھیل گئی۔

☆......حضرت اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل امین علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ میرے بعد میرا فرزند حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرزمین طف میں شہید کردیا جائے گا اور جبرائیل امین علیہ السلام میرے پاس یہ مٹی لائے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ کیا یہ ان (حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خواب گاہ (مقتل) کی مٹی ہے؟ فرمایا ہاں طف کوفہ کے قریب اس جگہ کا نام ہے جسے کربلا کہتے ہیں۔ (ابن سعد۔ طبرانی)

☆......امام احمد نے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو اس سے قبل کبھی میرے پاس نہ آیا تھا اس نے عرض کیا کہ آپ کا فرزند (حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شہید کیا جائے گا۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چاہیں

تو میں ان کے مقتل گاہ کی مٹی پیش کروں پھر اس نے تھوڑی سی سرخ مٹی پیش کی۔ (احمد)

☆......حضرت یحییٰ حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سفر حنین میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ تھے۔ جب نینویٰ کے قریب پہنچے کہ جہاں حضرت یونس علیہ السلام کا مزار پرانوار ہے تو آپ نے فرمایا۔ ''اے ابوعبداللہ! فرات کے کنارے ٹھہرو۔'' میں نے عرض کیا کس لیے؟ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جبرائیل امین نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرات کے کنارے شہید کیے جائیں گے۔(رواہ ابونعیم)

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس میں کوئی شک نہ تھا اور سب اہل بیت بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا میں شہید ہوں گے۔(رواہ حاکم)

اس موضوع پر بکثرت روایات پائی جاتی ہیں حتیٰ کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل بیت اطہار کے اترنے کی جگہ ''مقام شہادت'' اونٹوں کی باندھے کجاوے رکھنے کی جگہ تک کا بتادیا گیا تھا۔

حضرت اُم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق تو ان کو وہ مٹی بھی عطا فرما دی گئی تھی جسے بوقت شہادت خون بن جانا تھا ہمیں یہ کہیں نہیں ملے گا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا اہل بیت اطہار کے کسی بھی فرد نے بارگاہ ربّ العزت میں یہ دعا کی ہو کہ اے میرے مولیٰ تعالیٰ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حادثہ عظیمہ سے محفوظ فرمالے۔ نہیں ہرگز نہیں اگر کوئی دعا ملے گی تو یہ کہ ''اَللّٰھُمَّ اَعْطَ الحُسَیْنَ اَجْراً وَّصَبْراً'' اللہ تعالیٰ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجر اور صبر عطا فرمایا۔

یعنی اس امتحان میں کامیابی کی دعا مانگی اور بس رضائے مولیٰ پر راضی رہے کوئی بھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ اس قدر صبر واستقامت، شوق شہادت جذبہ جان نثاری، استقلال، رضائے مولیٰ پر راضی ہونا، دین سے محبت یہ سب اس خاندان ذی وقار کے ہی

مردانِ کامل کا حصہ ہوسکتا ہے۔(رضی اللہ تعالٰی عنہم ورضوانہ

ذکر حسین ♦ بہ زبانِ مصطفی ﷺ:

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وشمائل بے حدو بے حساب ہیں حصول برکت کیلئے چند احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں۔

☆...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا اور نانی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں۔

ان کے نانا اللہ تعالیٰ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی اطالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اوران کی خالائیں زینب، رقیہ اور کلثوم رسول اللہ کی بیٹیاں ہیں۔

ان کے نانا، نانی، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ان کی خالائیں (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسن اور حسین) بھی جنت میں ہوں گے۔(مجمع الزوائد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پیچھے۔

(المستدرک، تاریخ دمشق)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں۔ (المعجم الاوسط، تاریخ دمشق)

☆...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے۔ (مجمع الزوائد، تاریخ دمشق)

☆...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ، علی، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرش خداوندی ہوگی۔

(مجمع الزوائد، تاریخ دمشق)

☆...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (وہاں) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی، فاطمہ اور حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ (ابن کثیر)

☆...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اُٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ

عنہم) قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔(المستدرک)

☆...... ’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘(ترمذی، نسائی)

☆...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا میرا معمول کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اتنے دنوں سے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکا۔ وہ مجھ سے ناراض ہوئیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابھی حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور ان سے عرض کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ پس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نوافل ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ حذیفہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخش دے پھر فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو اس سے پہلے دنیا میں کبھی نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘(ترمذی، نسائی)

☆...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ (طبرانی، ابن ابی شیبہ)

☆...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ (طبرانی)

☆...... حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین کو گالی مت دینا کیونکہ وہ پہلی اور پچھلی تمام امتوں کے جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔'' (طبرانی، ابن عساکر)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔'' (طبرانی، نسائی)

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر (جوان) حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔'' (ابن عساکر)

☆...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی، اور جس سے اللہ نے محبت کی اس نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔'' (حاکم، المستدرک)

☆...... حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسن وحسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔ (طبرانی)

☆...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔(ترمذی،طبرانی)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔(ابن ماجہ،نسائی،طبرانی)

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسن وحسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ ہی سے محبت کی۔

☆...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔(ترمذی)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

(ابن ابی شیبہ)

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔(مجمع الزوائد)

☆...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔(ترمذی)

☆...... یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف چل کر آئے پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ (طبرانی)

☆...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین۔ (ترمذی)

دیگر فضائل ومناقب

☆...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دنیا میں میرے پھول ہیں۔ (بخاری شریف)

☆...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حسن وحسین (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر کوئی رسول اللہ کے مشابہ نہیں تھا۔ (بخاری)

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے دیکھ کر کہا: ''اے صاحبزادے! (مبارک ہو) کہ تم کتنی اعلیٰ سواری پر سوار ہو'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اور سوار بھی تو بہت اعلیٰ ہے۔'' (ترمذی شریف)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف

لائے انہوں نے سرخ رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی اور وہ (بچپنے کی وجہ) سے لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (انہیں ملاحظہ فرما کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے۔

''بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں۔'' میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔ (ترمذی شریف)

☆...... ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین علیہما السلام آتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے جس کے باعث آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سجدوں کو لمبا کر لیتے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ نے سجدوں کو لمبا کر دیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا۔'' (ابویعلی)

☆...... عبداللہ بن شداد اپنے والد حضرت شداد بن ھاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ نے نماز میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امر الٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔ (نسائی)

☆...... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ سجدے میں گئے تو شہزادگان نے دوبارہ ایسے ہی کیا (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کر لی اس کے بعد دونوں کو اپنی مبارک رانوں پر بٹھا لیا۔'' (طبرانی)

☆...... ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر ادا کی جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چوتھی رکعت میں تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے آنے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں کندھے پر اور حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر اُٹھا لیا۔'' (طبرانی)

☆...... ''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں

ایک رات کسی کام کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی شے کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کیا چیز اپنے جسم سے چمٹائے رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا اہٹایا تو دیکھا کہ حسن وحسین علیہما السلام دونوں رانوں تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے چمٹے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔'' (ترمذی۔نسائی)

☆...... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسن وحسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بتایا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاؤوں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا ایک بچہ مجھے دیں اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے دے دیا۔ پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور

خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتیٰ کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دیں تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔'' (طبرانی)

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسنین کریمین علیہما السلام تھے ایک (شہزادہ) ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا دوسرے کندھے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دونوں کو باری باری چوم رہے تھے۔'' (فضائل صحابہ، المستدرک)

☆...... ابو معدل عطیہ طفاوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔۔ (المسند)

☆...... ''حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن وحسین علیہما السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلتے ہوئے آئے۔ جب ان میں سے ایک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر جب دوسرا پہنچا تو دوسرے بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر دونوں کو باری باری چومنے لگے۔'' (طبرانی)

☆...... ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ یہ دونوں میرے پھول ہیں۔'' (مجمع الزوائد)

☆...... ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن وحسین علیہما السلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔'' (نسائی)

☆...... ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حسن وحسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل واسحاق (علیہما السلام) کیلئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے۔ ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (بخاری شریف)

☆...... ''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم حسن وحسین علیہما السلام کو دم کرتے ہوئے فرماتے تھے: میں تمہارے لئے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (امت کیلئے بھی) فرمایا: تم اپنے بیٹوں کو انہی الفاظ کے ساتھ دم کیا کرو کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے۔'' (مصنف عبدالرزاق)

☆...... ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حسن وحسین علیہما السلام کو (ان کلمات کے ساتھ) دم کیا کرتے تھے: میں تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، پھر ارشاد فرماتے: تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) انہی کلمات کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔'' (نسائی، ابوداؤد)

☆...... ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حسن وحسین علیہما السلام جو کہ ابھی بچے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے دونوں بیٹوں کو لاؤ میں انہیں دم کردوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل و اسحاق علیہم السلام کو دم کیا کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر نظر بد سے، ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔'' (طبرانی)

☆...... ''سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ اُم ایمن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن وحسین علیہما السلام گم ہوگئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک

نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن وحسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔'' (طبرانی)

☆ ......''اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو پہلو میں اٹھائے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ہانڈی تھی جس میں حسن کے لئے گرم سالن تھا۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جب اسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لا کے رکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ابوالحسن (علی) کہاں ہے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نہ بلایا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو۔ پھر جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو سب کو اپنے کپڑے میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تُو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو

دوست رکھے تو اسے دوست رکھ۔'' (مجمع الزوائد)

حسنین کریمین علیھم السلام سے بغض پر وعید:

☆...... ''سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں مبغوض ہوا، اُسے اللہ نے آگ میں داخل کر دیا۔''
(المستدرک)

☆...... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔'' (نسائی)

☆...... ''سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہو گا۔'' (طبرانی)

☆...... ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔'' (ترمذی)

☆...... ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم

(تینوں) سے فرمایا: جوتم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا اور جوتم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔'' (طبرانی)

☆...... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: جوتم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا جوتم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)'' (المستدرک)

☆...... ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک خیمہ میں قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک عربی کمان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین بھی موجود تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت جو اہل خیمہ سے صلح کرے گا میری بھی اس سے صلح ہوگی جو ان سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہوگی۔ جو ان کو دوست رکھے گا میری بھی اس سے دوستی ہوگی، اس سے صرف خوش نصیب اور برکت والا ہی دوستی رکھتا ہے اور ان سے صرف بدنصیب اور بدبخت ہی بغض رکھتا ہے۔'' (طبرانی)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پچیس حج پا پیادہ چل کر کیے۔

(الاستیعاب)

شھادت: سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس محرم الحرام [illegible] ھ بروز جمعۃ المبارک اپنے اہل بیت اطہار او [illegible] جاں نثاروں کے ساتھ میدان کربلا میں مرتبہ شہادت پر فائز ہو کر سید الشہد کے لقب سے ملقب ہوئے۔ انّا اللّٰہ و انّا الیه راجعون۔

پیغامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خالقِ کائنات جلّ شانہ کی شان بے نیازی اور حکمت ہے کہ اس نے تمام

مخلوق ایک جیسی پیدا نہیں فرمائی اچھائی کے ساتھ ساتھ بُرائی کا بھی وجود ہے اگر کہیں نیکی ہے تو اس کے مدمقابل بدی کی قوتیں بھی سرگرم عمل ہیں۔ الغرض حق و باطل کا یہ معرکہ خیر وشر میں امتیاز اور کھوٹے کھرے کی پہچان کے لئے روزِ ازل سے جاری ہے اور تا ابد جاری رہے گا۔ تاریخ اسلام میں ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ جب حق کے علمبرداروں نے اس معرکہء حق و باطل میں حق کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ راہِ خدا میں قربان کر دیا اسی معرکہء حق و باطل میں نواسۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جگر گوشۂ خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نور نظر باب مدینۃ العلم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تربیت نبوت کے شاہکار، سرمایۂ انسانیت، امامانِ تہذیب، حق وصداقت کے علمدار، عزم واستقلال کے پیکر، صراط عزیمت کے یگانہ راہنما، صبر واستقامت کے کوہِ گراں، جرأت وشجاعت کی روشن وتابان مثال، نجابت وشرافت کے مرقع رُوح اسلام کے آئینہ دار طالبانِ حق کے امام، امن، وفا اور تحفظِ دین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی علامت، نوجوانانِ جنت کے سردار سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں اپنے جان نثار اور وفا شعار رفقاء کے ہمراہ جو عظیم قربانی پیش کی وہ داعیان حق وصداقت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت بڑے ہی مظلومانہ انداز میں ہوئی۔ اہل بیت اطہار پر ظلم وستم کے ایسے ایسے پہاڑ توڑے گے کہ زمین و آسماں کانپ اُٹھے۔ چمنستانِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پھولوں کو کربلا کی ریت پر مسلا گیا جس فرات کا پانی جانوروں اور درندوں تک کو میسر تھا وہ گلشن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پھولوں کے لئے بند کر دیا گیا۔

اہل بیت اطہار کی آہیں۔ جوان علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ننھے علی اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانی۔ پاک باز و پاک دامن اور پردہ دار خواتین کی سسکیاں، خیموں کا جلنا، سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حالتِ سجدہ میں مرتبہ شہادت پانا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرِ انور کا نیزے پر لٹکایا جانا یہ سب میدان کربلا میں لشکر یزید کی سفاکی اور اہل بیت اطہار کی مظلومیت کی وہ داستان لہو رنگ ہے کہ جو آج بھی محبانِ اہل بیت کے دل کو تڑپا جاتی ہے اور قیامت تک اس کو فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ مگر اے محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دم بھرنے والو، ذکرِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن کر اپنی آنکھوں کو اشکبار کرنے والو، یادِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ منانے والو!

ہم نے میدانِ کربلا میں یزیدی لشکر کے ظلم وستم کو تو یاد رکھا، ہمیں شہدائے کربلا کی مظلومیت بھی یاد رہی مگر کیا ہم نے میدانِ کربلا میں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عظیم پیغام کو بھی سمجھنے اور جاننے کی کوشش کی جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشق و محبت کی لازوال تاریخ رقم کرتے ہوئے میدانِ کربلا میں اپنی شہادت کی صورت میں انسانیت کو دیا۔

یہ کیسی دو رُخی ہے کہ نعرے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگائیں اور ساتھ یزیدی قوتوں کا دیں خود کو آلِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادنیٰ خادم کہیں اور نظر یزید وقت کے لشکر میں آئیں۔ عرفی ہاشمی نے کیا خوب کہا ہے کہ

جب سے ان تنہائیوں کا زہر پینا آ گیا
بے حسی سے بزدلی کا زخم سینا آ گیا
ذہن میں بدنیتی سوچوں میں کینہ آ گیا
اس صدی میں مجھ کو جینے کا قرینہ آ گیا
اعتبار ذات کھو کر مصلحت کے گھر میں ہوں
کلمہ گو ہوں اور یزید وقت کے لشکر میں ہوں

(عرفی ہاشمی)

امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وفا کا تقاضہ ہے کہ ہم پیغامِ

حسین کو سمجھ کر اُس پر عمل کریں۔

پیغام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ ہے کہ کلمہ حق بلند کرو، صدائے حق و صداقت کا پرچار کرو برُائی اگر زور پکڑ رہی ہے تو اس کو مٹانے کی کوشش کرو۔ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو زبان سے بُرا کہو اگر اس کی بھی طاقت و ہمت نہیں تو کم از کم برائی کو دل میں تو بُرا جانو۔ اس قدر بے حس نہ ہو جاؤ کہ بُرائی کو بُرائی کہنا چھوڑ دو یا اس کے لئے نت نئی تاویلیں ڈھونڈنے لگو۔ اس سلسلہ میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک ارشاد خوب خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ:

☆......رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بُرائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے (یہ ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے) اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل میں بُرا جانے، یہ ایمان کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

(جامع ترمذی، جلد دوم، باب الفتن)

☆......حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے امر بالمعروف و نہی و عن المنکر (اچھی باتوں کا حکم اور بُرائی سے روکنا) کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دے اور تم اس سے دُعا مانگو اور وہ قبول نہ کرے۔

(جامع ترمذی، جلد دوم، باب الفتن)

☆......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: حدود الٰہی کو قائم کرنے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کو اوپر اور نیچے والے حصے کو باہم تقسیم کر لیا ایک جماعت اوپر والے حصے میں اور ایک جماعت نیچے والے حصے میں۔ نچلے حصے والے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں۔ تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ تو اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف پہنچاتے ہو اس پر نچلے حصے والے

کہنے لگے کہ اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب محفوظ رہیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔ (جامع ترمذی، جلد دوم، ابواب الفتن)

پیغام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو یہ ہے کہ ظلم کے خلاف ڈٹ جاؤ ظالم کا ساتھ دے کر اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت مت دو۔

☆......رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھتے رہیں اور اسے ظلم کرنے سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ (جامع ترمذی، جلد دوم، باب الفتن)

اے قوم وہی پھر ہے تباہی کا زمانہ
اسلام ہے پھر تیرِ حوادث کا نشانہ
کیوں چپ ہے اسی شان سے پھر چھیڑ ترانہ
تاریخ میں رہ جائے گا مردوں کا فسانہ
مٹتے ہوئے اسلام کا پھر نام جلی ہو
لازم ہے کہ ہر فرد حسین ابن علی ہو

(جوش ملیح آبادی)

پیغام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو یہ ہے کہ احیائے دین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو مگر دین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر آنچ نہ آنے دو۔

مگر صد افسوس کہ آج بھی کچھ نام نہاد مسلمان اپنے مغربی آقاؤں کی ایما پر تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جیسے بل کو ختم کرنے کی بات کرتے ہیں۔

دشمنانِ اسلام کے زر خرید، کم عقل اور خود کو مذہبی سکالر سمجھنے والے اس میں ترامیم کرنے کے حوالہ سے اپنے بیانات دے کر یزیدی سوچ و فکر کو تقویت دے رہے ہیں کچھ این جی اوز کی منہ پھٹ اور ''شرم و حیاء سے عاری خواتین'' اسلام مخالف باتیں کر کے وقت

کے یزیدوں کوراضی کرنے میں سرگرداں رہتی ہیں۔

مگر یہ تیرہ بخت نہیں جانتے کہ کوئی بھی غیرت مند مسلمان اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ یزیدی قوتیں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ایمان والے ادائے فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بخوبی آگاہ ہیں اور رسمِ شبیری ادا کرنا بھی خوب جانتے ہیں۔

پیغام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو یہ ہے کہ وقت کے یزیدوں کے سامنے جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کلمہ حق بلند کرتے رہو نہ کہ ان کے خلافِ شریعت اقدامات پر اُن کی ہاں میں ہاں ملاؤ یا ان کے خلاف شرع اور غیر انسانی رویوں کوتقویت دینے میں اُن کی معاونت کرو۔

☆......رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔(جامع ترمذی، باب الفتن)

آج بھی خود کو کلمہ گو کہنے والے یزیدی سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ تعالیٰ باغی تصور کرتے ہیں وہ اسلام کی آڑ لے کر مسلمانوں کے خون سے کھیل رہے ہیں۔ ان دہشت گردوں نے مساجد و مزارات جیسی بابرکت و مقدس جگہوں کو مسلمانوں کے خون سے نہلا دیا۔

خدارہ اپنی نسلوں کو ان ظالمان دہشت گردوں سے بچائیں۔ان کو ایسی تنظیمات اور جماعتوں سے دور رکھیں جو حقیقتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتی ہیں۔

جن کے دلوں میں بغضِ صحابہ بھرا ہوا ہے جن کے لٹریچر میں توہین آلِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بدبو آتی ہے۔

بھولے بھالے سادہ لوح مسلمان بھائیو! شراب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل

لگانے سے شراب آبِ زم زم نہیں بن جایا کرتی لہٰذا پوری قوت واستقامت کے اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچی محبت کرنے والوں صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار کے نقش قدم پر چلنے والوں سے وابستہ رہیں تاکہ کوئی ایمان کا ڈاکو آپ کی سب سے قیمتی متاع ایمان کو نہ لوٹ سکے۔

پیغام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو یہ ہے کہ اگر دائمی زندگی کے خواہاں ہو تو اپنا سب کچھ دین کی سربلندی کے لئے قربان کردو۔ اسلام کی بقاء کی خاطر میدان عمل میں کود پڑھو اور تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے یزیدی قوتوں کے خلاف ڈٹ جاؤ۔ راہِ حق میں آنے والے مصائب وآلام کی پرواہ کئے بغیر صدائے حق وصداقت کو عام کرتے چلو اور عدل وانصاف کا دامن نہ چھوڑو۔

پیغام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو یہ کہ جان جاتی ہے تو جائے مگر نبی مکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز نہ جائے۔ پکے اور سچے نمازی بن جاؤ۔

اے اہل بیت اطہار سے محبت ومؤدت کا دعوی کرنے والو اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر سوچو کہ:

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو دمِ آخر بھی اسلام اور کفر کے درمیان فرق کردینے والی چیز نماز کو ترک نہ کریں اور ہم کیسے محبتِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دم بھرنے والے ہیں کہ اپنی نمازوں کی محافظت کرنے کی بجائے سستی ولاپرواہی کا مظاہرہ کریں اور پھر بھی یہ دعویٰ کرتے پھریں کہ ہم حسینی ہیں۔

اپنی نمازوں کی حفاظت کیجئے کہ نماز دین کا ستون ہے اور قیامت کو اعمال میں سے سب سے پہلا سوال نماز ہی کا ہوگا۔

سرِ مقتل بھی نماز نہ چھوڑی جس نے
کتنے سجدے تیرے پیارے ہیں حسین

پیغام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو یہ ہے کہ قرآن وسنت کو اپنائے رکھو۔قرآن کی صورت میں اخلاقِ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حرزِ جاں بنالو۔

اگر گمراہی سے بچنے کے خواہاں ہوتو قرآن اور اہل بیت کی محبت دلوں میں جاگزیں کرلو۔

☆...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حج کے موقع پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوکر عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے ایک قرآن مجید دوسرے میرے اہل بیت۔(جامع ترمذی، ابواب المناقب)

پیغام حسین تو سوئی ہوئی انسانیت کو بیدار کرنا، اخلاقی قدروں کی پامالی کے خلاف بند باندھنا اور انسانی عظمت وشرافت کا پرچم بلند کرنا ہے۔

سو آج جہاں کہیں بھی حق وباطل کی جنگ جاری ہے جس جس مقام پر غلامی کی زنجیریں ٹوٹ رہی ہیں یہ پیغام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہی کا ثمر ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کو نئی زندگی بخشی، اپنے عمل سے انسانیت کو شعور بخشا انسان کو سر اٹھا کر جینے کا سلیقہ سکھایا۔ ؎

انسان کو بیدار تو ہونے دو

ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

پیغام حسین تو یہ ہے کہ استقامت کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔

ارشادِ ربانی ہے ”اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد طلب کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

صبر کی اقسام:

(1)......صبر علی المصیبت (مصیبت پر صبر کرنا۔)

(📄)......صبر علی دوام الطاعتہ (عبادت کی پختگی) اسی سے استقامت کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔

(📄)......صبر علی ترک المعاصی (گناہوں کو چھوڑنا۔)

اس آیہ مبارکہ کی عملی اور جامع تفسیر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدانِ کربلا میں پیش فرمائی۔

گویا شہادت حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) محض واقعہ کربلا ہی نہیں کہ جس کو محض بیان کیا دادِ تحسین لی چند اشک بہائے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے رفقاء کو ایصالِ ثواب کیا اور بس......نہیں نہیں...... بلکہ یہ واقعہء کربلا تو ہمیں دعوت وفکر دے رہا ہے کہ شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیغام کو جانو اور سمجھو اور پھر اس پر عمل بھی کرو۔ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر عشق مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شمعیں جلاتے چلے جاؤ تاکہ ظلمتیں چھٹ جائیں اور اسلام کی ابدی خوشبوئیں چہار جانب پھیلتیں چلی جائیں۔اپنا سب کچھ نام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و ناموسِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وار دو۔

منفعل بے روح پیکر ہی نہیں ہے کربلا
جنگ میں سامانِ لشکر ہی نہیں ہے کربلا
خاک و خوں ریزی کا منظر ہی نہیں ہے کربلا
اشتہار صبح محشر ہی نہیں ہے کربلا
موت سینے سے لگا کر زندگی کرنے کا نام
کربلا ہے دل جلا کر روشنی کرنے کا نام